

جدید سائنس اور تعلیمات نبوی کی روشنی میں صوتی آلودگی کا سدباب

Preventive Measures for the Noise Pollution in the light of Modern Science and Holy Prophet (SAW) 's Teachings

1- عبدالمنان چیمہ

پہلی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ اسلامی و عربی علوم، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

2- احسان الحق ظہیر

پہلی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ اسلامی و عربی علوم، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

3- ڈاکٹر شہباز احمد

اسسٹنٹ پروفیسر، ایجوکیشن یونیورسٹی آف لاہور، سرگودھا کیمپس

Abstract:

There are many types of environmental pollution. One of them is noise pollution. Sound is a very beautiful, charming and miraculous blessing of nature but when it exceeds the prescribed standard, it is called noise. The noisy environment causes nervous tension, restlessness and mood swings in people and they fall prey to many diseases. The increasing noise in the environment is a very disturbing problem. According to research reports, 34% of people in Pakistan suffer from depression. Ninety percent of suicides are due to depression. In densely populated areas, the pressure of noise has become so intense that people are slowly losing their mental and intellectual abilities. Extremely loud sounds are not only unpleasant for human beings but also harmful to all other living beings. The elements of noise pollution are not visible but its waves are a serious threat to human health. Noise pollution has become one of the considerable threats to humanity. People are neglecting noise pollution and not caring of it comparatively other types of pollution. Therefore, Noise pollution requires more attention. This research article explores negative and harmful effects harms of noise pollution. Noise pollution can be minimized and controlled by following the preventive measures in the light of Holy Prophet Hazrat Muhammad(SAW) 's teachings.

Key Words: Teachings of Prophet (SAW), Noise, pollution, effects, modern science, Preventive Measures

تعارف

ماحولیاتی آلودگی کی کئی اقسام ہیں۔ ان میں سے ایک اہم قسم صوتی آلودگی ہے۔ ہمارے معاشرے میں شور کی آلودگی کو عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ یہ آلودگی انسانی صحت کے لئے شدید خطرے کا باعث ہے۔ جدید سائنس کے مطابق جو لوگ مقررہ حد سے زیادہ بلند آوازوں کے ماحول میں کام کرتے ہیں ان کی سماعت آہستہ آہستہ ختم ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ شور و غل کا ماحول لوگوں میں، ڈپریشن، اعصابی تناؤ، بے سکونی اور مزاج کی تیزی پیدا کرتا ہے اور وہ کئی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ خوشحالی کی دوڑ، سائنس کی ترقی اور انسان کی گونا گوں معاشی سرگرمیوں نے قدرتی ماحول کو پس پشت ڈال کر نیا جہاں بسا لیا ہے جہاں دھمے اور مسحور کن سروں کی جگہ جدید مشینوں کی گھن گرج نے لے لی ہے۔ موجودہ ماحول میں بڑھتا ہوا شور و غل انتہائی پریشان کن مسئلہ بن چکا ہے۔ ہر جگہ انسان کو مختلف ناگوار آوازوں کے شور و غل نے گھیر رکھا ہے۔ سفر میں ہوں یا حالت آرام میں شور و غل کہیں بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ گنجان آباد علاقوں میں شور و غل کا دباؤ اتنی شدت اختیار کر گیا ہے کہ انسان آہستہ آہستہ اپنی ذہنی و فکری صلاحیتوں سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق انسان کی قوت سماعت محدود ہے۔ حد سے زیادہ اونچی آوازیں نہ صرف انسان کے لئے ناخوشگوار بلکہ مضر صحت بھی ہیں۔ آواز اللہ تعالیٰ کی بہت خوبصورت، دلکش اور معجزانہ نعمت ہے۔ شعرا نے سریلی آواز کے الفاظ اپنے شعری ادب میں استعمال کئے ہیں۔ قدرت کا یہ انمول عطیہ کانوں کے ذریعے انسان کو رس بھری لہروں سے محظوظ کرتا ہے۔ مگر جب یہ آواز حدود سے تجاوز کر جائے تو اسے شور و غل کہا جاتا ہے۔ آواز کی آلودگی کے عناصر دکھائی نہیں دیتے لیکن اس کی لہریں انسانی صحت کے لئے شدید خطرہ ہیں۔ اس لئے تعلیمات نبوی ﷺ اور جدید سائنس کی روشنی میں شور کی آلودگی کا سدباب کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

صوتی آلودگی کے منفی اثرات

نمبر شمار	اثرات (اردو)	اثرات (انگریزی)
1	نفسیاتی مسائل (غصہ، نفرت، چڑچڑاپن وغیرہ)	Psychological problems
2	قلبی مسائل	Heart Problems

Neurological problems	اعصابی مسائل	3
Mental and emotional problems	ذہنی و دماغی مسائل	4
Hearing problems	سماعت کے مسائل	5
Disruption of comfort	آرام و سکون میں خلل	6
Headache	سر کا درد	7
Tinnitus	کان بچنا	8
sleeping disorders	نیند کی خرابی	9
feeling of tiredness	کامی و سستی	10

سائنسی ترقی و خوشحالی، جدید تہذیب، گلوبلائزیشن اور آسائشوں کی گہما گہمی نے انسانی زندگی آسان کر دی ہے۔ لیکن شور کی آلودگی کے ناگوار روپ نے زندگی کو انتہائی اذیت ناک، بے کیف اور بے سرو پا کر دیا ہے۔ زمینی سیارے پر کوئی بھی ناپسندیدہ آواز (شور) سے محفوظ نہیں۔ ماحول میں شور کی آلودگی میں مسلسل اضافہ انسانی زندگی کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔

George Bugliarello لکھتا ہے:

“No one on our planet can escape the unwanted sound that we call noise—a disturbance to our environment escalating so rapidly as to become one of the major threats to the quality of our lives.”¹

آواز کی طاقت یا شدت ڈیسی بل میں پیمائش کی جاتی ہے۔ مسلسل آٹھ گھنٹے 85 ڈیسی بل سے اوپر سنائی دینے والی آواز شور کی آلودگی میں شمار کی جاتی ہے۔ شور میں ہر 10 ڈیسی بل کے اضافے سے آواز کی شدت دوگنا ہو جاتی ہے۔ اور ہر 10 ڈیسی بل کے بعد یہ شور دس گنا شدید ہو جاتا ہے۔ 160 ڈیسی بل کی شدت کا چاک ہوا کہ انسان کو مکمل بہرہ بنانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کی اہم قسم آوازوں کی شدت یعنی شور و غل ہے یہی وجہ ہے کہ اسے پاکستان انوائزمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997 میں اہمیت دی گئی ہے۔ پاکستان انوائزمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997 کے مطابق آواز کی شدت، دورانہ ایسا ہر قسم کی شدید اونچی آواز، ارتعاش شور کی آلودگی میں شامل و داخل ہے۔ جیسا کہ شور کی تعریف حسب ذیل ہے:

“Noise means the intensity, duration and character from all sources, and includes vibrations.”³

دلفریب آوازوں اور مترنم و مدھر گیتوں سے قطع نظر ایسی بلند آوازیں جن کی شدت 80 ڈیسی بل سے زیادہ ہو، نہ صرف انسانی مزاج کو مکدر کر دیتی ہیں بلکہ ذہنی دباؤ میں اضافہ کر دیتی ہیں۔ اسی طرح اسانس لینے میں دشواری، ذہنی ارتعاش، عارضہ قلب، گھبراہٹ، سماعت کی شکایت، متلی و قے، جلد کی سوزش، بہرہ پن وغیرہ بلند آوازوں کے دباؤ کا نتیجہ ہیں۔⁴

1	پتوں کی پازیب	Leaf anklet	10 ڈیسی بل
2	ہلکی ٹریفک	Light traffic	70 ڈیسی بل

¹ George Bugliarello, The Impact of Noise Pollution: A Socio -Technological Introduction, (New York, USA :Pergamon Press INC., 1976), 3

² (Pakistan Council of Scientific and Industrial Research Peshawar) میں شعبہ ماحولیات کے سربراہ جہانگیر شاہ کے مطابق

آواز کی شدت 85 ڈیسی بل سے زیادہ ہو جائے تو یہ صوتی آلودگی کہلاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لئے شاہ خالد شاہ کا حسب ذیل مضمون ملاحظہ کیجئے:

شاہ خالد شاہ، "صوتی آلودگی" ماہنامہ فروزاں کراچی، اکتوبر، 2021ء، ص- 28

³ Pakistan Environmental Protection Act 1997

<https://na.gov.pk/uploads/documents/Pakistan=Environmental-Protection-Act-1997.pdf> accessed on (27 December 2021)

⁴ شفیع حیدر صدیقی، قرآن اور ماحولیات، (کراچی: دارالاشاعت، 1999ء)، 193

80 ڈیسی بل	Truck	ٹرک	3
90 ڈیسی بل	Train	ریل گاڑی	4
110 ڈیسی بل	Airplane	ہوائی جہاز	5

مذکورہ جدول سے معلوم ہوتا ہے ہمارے روزمرہ استعمال کی مشینیں 70 ڈیسی بل یا اس سے زیادہ شدت کی آوازیں پیدا کرتی ہیں جو جدید سائنس کی روشنی میں شور کہلاتا ہے جبکہ 65 ڈیسی بل سے زیادہ شدت پر مبنی آواز آرام و سکون اور ذہنی آسودگی میں خلل تصور کی جاتی ہے۔

Lawrence K. Wang اپنی کتاب "Advanced air and noise control" میں لکھتے ہیں:

"Comfort requires that the sound level, from all sources, should be of the order of 65 dB or less."⁵

شور (85 ڈیسی بل سے زیادہ اونچی آواز) انسان کے اندر نفسیاتی مسائل پیدا کرنے کا باعث ہے۔ شور کی آلودگی میں روزانہ وقت گزارنے والے افراد نفسیاتی، قلبی اور اعصابی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ گاڑیوں کے بے جا شور، فضول قسم کے لاؤڈ سپیکر، مشینری سے پیدا ہونے والی بے ہنگم آواز نہ صرف انسانی صحت کو متاثر کرتی ہے بلکہ انسان کے سوچنے سمجھنے والے دماغی خلیوں پر بھی منفی اثر ڈالتی ہیں۔ انسان ذہنی تناؤ یعنی ڈپریشن⁶ کا شکار ہو جاتا ہے۔ مزاج و طبیعت میں سستی و کالی آ جاتی ہے۔

George Bugliarello شور و غل کے انسانی صحت پر منفی اثرات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"Noise, even at relatively lower levels, usually tends to constrict the peripheral blood vessels, in fingers, toes and abdominal organs, and to dilate those in the retina and the brain, possibly leading to headaches."⁷

مذکورہ بالا اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ شور کی آلودگی دماغی خلیوں کو متاثر کرتا ہے جو ممکنہ طور پر سردرد کا باعث بنتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق لاؤڈ سپیکروں، مشینوں، ٹریفک اور جہازوں کے شور سے انسانی دل پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ شور و غل میں رہنے والے افراد کو کانوں میں گھنٹیاں بجنے کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ ہوائی اڈوں، ریلوے اسٹیشنوں، لاری اڈوں اور کارخانوں کے قریب افراد ذہنی و اعصابی اذیت کا شکار رہتے ہیں۔

Noel Templeton اپنی کتاب "شور کی آلودگی اور کنٹرول" میں لکھتا ہے:

"Noise pollution affects both health and behavior. Unwanted sound (noise) can damage Psychological health. Noise pollution can cause hypertension, high stress levels, tinnitus, hearing loss, sleep disturbances, and other harmful effects."⁸

شور کی آلودگی انسانی صحت کے ساتھ ساتھ مزاج و رویے کو بھی متاثر کرتی ہے۔ ناپسندیدہ آواز (شور) نفسیاتی صحت، ہائی بلڈ پریشر، زیادہ تناؤ کی کیفیت، کانوں کا بچنا، سماعت کی کمی، نیند میں خلل اور دیگر نقصان دہ اثرات کا سبب بنتا ہے۔ سڑکوں پر پریشر ہارن کے مسلسل اور بلاوجہ استعمال سے شہری زندگی کا سکون برباد ہوتا جا رہا ہے۔ شور کی آلودگی پر سکون زندگی کی تباہی کا دوسرا نام ہے۔ سیاسی اور مذہبی پروگراموں کے لاؤڈ سپیکر بھی دور دور تک عام لوگوں کے آرام و سکون میں خلل ڈالتے ہیں۔

لارنس اپنی کتاب "ایڈوانسڈ ایئر پالوشن اینڈ نائز پالوشن" میں لکھتے ہیں:

Effects of noise include physiological and annoyance types. In the former category, there is evidence indicating that exposure to noise of sufficient intensity and duration can permanently damage the inner ear, with resulting permanent hearing loss. Loss of sleep from noise can increase tension and irritability; even during sleep, noise can lessen or diminish the relaxation that the body derives from sleep.⁹

⁵ Lawrence K. Wang, Advanced Air and Noise Pollution Control, (Totowa, New Jersey: Humana Press Inc., 2005), 442

⁶ تحقیقات کے مطابق پاکستان کی 34 فیصد آبادی ڈپریشن کا شکار ہے۔ جبکہ خودکشی کرنے والے 90 فیصد لوگوں کا تعلق ڈپریشن سے ہوتا ہے۔

⁷ George Bugliarello, The Impact of Noise Pollution: A Socio - Technological Introduction, 68

⁸ Noel Templeton, Noise Pollution and Control, (New York .USA: Library Press, 2017), 2

⁹ Lawrence K. Wang, Advanced Air and Noise Pollution Control, 446

شور کے اثرات میں جسم و بدن پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور مسلسل شور کے ماحول میں وقت گزارنے سے غصیلاپن کاروبار پر و ان چڑھتا ہے۔ جدید سائنسی تجربات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مسلسل اور شدید شور سے اندرونی کان کو مستقل طور پر نقصان پہنچ سکتا ہے، جس کے نتیجے میں سماعت مستقل طور پر ختم ہو سکتی ہے۔ شور سے نیند کی کمی، تناؤ اور چڑچڑاپن میں اضافہ ہوتا ہے۔

پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997ء میں آلودگی کے تعریف میں ناپسندیدہ آواز یعنی شور بھی شامل ہے:

“Pollution means the contamination of air, land or water by the discharge or emission or effluents or wastes or air pollutants or noise or other matter which either directly or indirectly or in combination with other discharges or substances alters unfavorably the chemical, physical, biological, radiational, thermal or radiological or aesthetic properties of the air, land or water or which may, or is likely to make the air, land or water unclean, noxious or impure or injurious, disagreeable or detrimental to the health, safety, welfare or property of persons or harmful to biodiversity.”¹⁰

مذکورہ بالا اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ آلودگی کا مطلب خارج ہونے والے مادے یا فضلہ یا شور یا دیگر ذرائع کے ذریعہ پھیلنے والی آلودگی جو افراد یا حیاتیاتی تنوع کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔ جبکہ پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997ء کے تحت ماحولیات کو کسی بھی طریقے سے نقصان پہنچانے والے افراد کو دو سال کی قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔¹¹ لیکن افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ ماحولیات کو انہیں پر عمل درآمد خال خال ہی نظر آتا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

“Noise pollution, unwanted or excessive sound that can have deleterious effects on human health, wildlife, and environmental quality. Noise pollution is commonly generated inside many industrial facilities and some other workplaces, but it also comes from highway, railway, and airplane traffic and from outdoor construction activities.”¹²

انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا کے مذکورہ بالا اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ شور کی آلودگی سے مراد ناپسندیدہ اور ضرورت سے زائد اونچی آواز ہے جو انسانی صحت، جنگلی حیات اور ماحولیات پر منفی اثرات ڈالتی ہے۔ شور پر مبنی ناگوار آوازیں عموماً صنعتوں اور دوسری کام کرنے والی جگہوں پر پیدا ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں آوازوں کی شدت شاہراؤں پر ٹریفک، ریلوے اسٹیشنز، ہوائی جہازوں کی آواز اور تعمیراتی سرگرمیوں کی بدولت پیدا ہوتی ہے۔

ڈاکٹر فرحت علوی اپنے ریسرچ آرٹیکل میں شور کی آلودگی کے اثرات بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ صوتی آلودگی انسانوں، جانوروں اور پرندوں کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ صوتی آلودگی کی وجہ سے بہت سی بیماریاں لگ سکتی ہیں جیسے سانس لینے میں دشواری، بلڈ پریشر، نبض کی شرح میں اضافہ، کانوں میں درد ہونا، تھکاوٹ کا احساس وغیرہ۔¹³ صوتی آلودگی کے ماحول کے ساتھ ساتھ فرد پر بھی انتہائی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

Noel Templeton لکھتا ہے:

“Noise pollution has certain effects on the environment as well as an individual. Some of these effects are hearing problems, cardiovascular issues, sleeping disorders and tinnitus. Animals also face problems because of noise pollution as the frequency of their hearing is higher.”¹⁴

¹⁰ Pakistan Environmental Protection Act 1997

<https://na.gov.pk/uploads/documents/Pakistan=Environmental-Protection-Act-1997.pdf> accessed on 27 December 2021

¹¹ روزنامہ پاکستان، (لاہور: 7 جون، 2020ء)

¹² Nathanson, J. A. and Berg, . Richard E.. "noise pollution." Encyclopedia Britannica, November 3, 2020. <https://www.britannica.com/science/noise-pollution>.

¹³ Farhat Naseem Alvi, Afshan Noureen, “Understanding Ecology Issues and Finding their Islamic Solution” ,AL-ADWA40:28, Punjab University, Lahore, 2013, 49

¹⁴ Noel Templeton, Noise Pollution and Control, 67

مذکورہ بالا اقتباس سے ثابت ہوتا ہے کہ شور کے آلودگی کے منفی اثرات میں سماعت کے مسائل، قلبی مسائل، نیند کی خرابی اور کانوں کا بچتا ہیں۔ صوتی آلودگی کی وجہ سے نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں کو بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے حالانکہ ان کی سماعت کی فریکوئنسی زیادہ ہوتی ہے۔

ماہر ماحولیات ا- آرا گوان لکھتے ہیں:

“Noise has a harmful impact on man and the living elements of the environment hence the necessity of reducing and preventing this harm as far as possible and by every means, according to the rules and injunctions of Islamic law.”¹⁵

اقتباس بالا کا مفہوم یہ ہے کہ شور کا انسان، جانداروں اور ماحول پر نقصان دہ اثر پڑتا ہے اس لیے اسلامی اصول و قوانین کے مطابق اس نقصان کو کم کرنا اور روک تھام کی کاوش و کوشش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ شور کی آلودگی نہ صرف انسانوں کی صحت کے لئے خطرناک ہے بلکہ سائنسدانوں نے تجربات سے ثابت کیا ہے کہ جنگلی حیات کو بھی متاثر کر رہی ہے۔

اس سلسلے میں Noel Templeton اپنی کتاب "Noise Pollution and Control" میں لکھتا ہے:

"An impact of noise on wild animal life is the reduction of usable habitat that noisy areas may cause, which in the case of endangered species may be part of the path to extinction."¹⁶

سائنسدان نئی نئی مشینوں کی ایجادات سے شور کی آلودگی کا طوفان کھڑا کرتے جا رہے ہیں۔ البتہ اب آوازوں کی گھن گرج کے صحت انسانی پر منفی اثرات سے خوفزدہ ہیں اور مشینوں کی بلند آوازیں کٹرول کرنے کے لئے Anti-Noise Devices ایجاد کرنے کے لئے فکر مند ہیں۔ شور و غل پر مبنی الفاظ نہ انسانی صحت بلکہ ماحول پر بھی منفی اثر ڈالتے ہیں۔ جاپان میں سائنسی تجربات سے ثابت ہوا کہ پانی پر منفی اور بے ڈھنگے الفاظ سے بد نما شکلیں تشکیل پاتی ہیں۔

William Reville جاپانی ڈاکٹر Emoto¹⁷ کے تجربات کے متعلق لکھتا ہے:

"Emoto's experiments involve exposing glasses of water to various words, pictures or music, then freezing the water and examining the frozen crystals under a microscope. Emoto claims that positive words and emotions, classical music and positive prayer directed at the water produce beautiful crystals, while negative words and emotions and crude music, such as heavy metal, and produce ugly crystals."¹⁸

ظفر اقبال ظفر اپنی نظم "نائب خدا کا ہوں؟" میں شور کی آلودگی موجودہ انسان کے منفی رویہ پر لکھتے ہیں:

ہے کار میری، کار کا یہ Deck ہے میرا ہے

اپنے ہی کتنے کی سزا کاٹ رہا ہوں

ہارن بھی میرا ہے، تو ساٹلنسر بھی میرا ہے

خود اپنے ہی زخموں کو پڑا چاٹ رہا ہوں

میوزک سنوں میں زور سے، ہارن بجاؤں میں

نادان ہوں، کم فہم ہوں، پاگل ہوں میں، کیا ہوں!؟

یا بن ساٹلنسر کے ہی گاڑی بھگاؤں میں

¹⁵ A R Agwan, Islam and the Environment, (N. Dehli, India: Institute of Objective Studies, 1997), 87

¹⁶ Noel Templeton, Noise Pollution and Control, 2

¹⁷ جاپانی ڈاکٹر "ایموٹو" جاپان کے شہر ایگلوہاما میں پیدا ہوا۔ وہ کئی کتب کا مصنف ہے۔ وہ International Water for Life Foundation پر ریڈیٹنٹ ہے۔

¹⁸ William Reville, "The pseudoscience of creating beautiful (or ugly) water" "The Irish Times, (Dublin-Ireland: 17 February, 2011), more information look at link: <https://www.irishtimes.com/news/science/the-pseudoscience-of-creating-beautiful-or-ugly-water-1.574583>



جس شانچہ بیٹھا ہوں، وہی کاٹ رہا ہوں

نائب خدا ہوں، مری مرضی میں جو کروں!¹⁹

صوتی آلودگی اور اسلام

سماعت علوم و معارف کے حصول کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ سماعت کی حس اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور عظیم احسان ہے۔ اس لئے اپنے کانوں یعنی سننے کی حس کو صوتی آلودگی کے نقصانات سے بچانا لازمی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۗ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" ²⁰

"اور اس نے تم کو کان اور آنکھیں اور دل (اور ان کے علاوہ اور) اعضا بخشے تاکہ تم شکر کرو۔"

انسانی کان میں بظاہر ایک نازک سا پردہ ہوتا ہے مگر اسے 20 Hz سے 20000 Hz تاقت کی آواز سننے کی صلاحیت عطا کی گئی ہے۔ کانوں جیسی قیمتی نعمت الہی کا شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں بیہودہ گانے، غمبیت اور چغلیاں وغیرہ سننے کی بجائے تلاوت قرآن، وعظ و نصیحت سننے کا کام لیا جائے۔ متعدد احادیث مبارکہ سے قوت سماعت کی اہمیت و افادیت ثابت ہوتی ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنَّهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّىٰ أَحْبَبْتُهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ، كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْتَاطِسُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطَيْتُهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لِأَعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ" ²¹

ترجمہ: "سیدنا ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرے کسی دوست و ولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس سے لڑائی کا اعلان کرتا ہوں۔ میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ چیز ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نفل عبادات کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ وہ اگر مجھ سے کچھ مانگے تو میں ضرور دیتا ہوں، اگر پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں اور مجھے کسی کام کے کرنے میں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا مومن کی روح کے قبض کرنے میں۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ میں مومن بندے کا کان بن جاتا ہوں، انسان کی قوت سماعت کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔ بلا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سماعت جیسی اہم صلاحیت کا شور و غل کی آلودگیوں سے تحفظ ضروری ہے۔ آواز میں توازن و اعتدال رکھنا بے حد ضروری ہے کیونکہ زیادہ اونچی آواز سے انسان مختلف امراض قوت سماعت میں کمی، ذہنی تنہا، بے خوابی، اعصابی و ذہنی امراض وغیرہ کا شکار ہو سکتا ہے۔ اسلام میں آوازوں میں میانہ روی اور تحفیف کی خصوصی تعلیم دی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ اونچی اور بلند آوازوں کو ناپسند فرماتے تھے۔ دین اسلام ہر کام میں اعتدال و توازن کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن حکیم میں آواز میں اعتدال و میانہ روی کا رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَأَقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۖ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ" ²²

"اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی ہے اور کچھ شگ نہیں کہ) سب آوازوں سے بری آواز گدھوں کی ہے۔"

¹⁹ ظفر احمد ظفر، "نائب خدا کا ہوں؟"، ماہنامہ فروزاں، (کراچی: نومبر 2021ء)، 6

²⁰ القرآن، 78:16

²¹ محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصالح، كِتَابُ الرِّفَاقِ، بَابُ النَّوَاضِعِ، (دار طوق النجاة: 1422ھ)، حدیث: 6502

²² القرآن، 19:31



علامہ طبری رقمطراز ہیں:

"أفصح الأصوات لصوت الحمير، أوله زفير، وآخره شهيق، أمره بالاقتصاد في صوته"²³
حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو اپنی آواز پست رکھنے کی نصیحت کی۔ کیونکہ بغیر ضرورت آواز اونچی کرنے سے ہر سنجیدہ فرد پریشان ہوتا ہے۔ معاشرے میں گدھے کی آواز ناگوار اور ناپسندیدہ خیال کی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بری اور اونچی آواز نکالنے والوں کو گدھے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جب کسی شخص کی برائی بیان کرنا مقصود ہو تو محاورہ بتا کہا جاتا ہے کہ فلاں گدھے کی طرح چیخ رہا ہے۔ ثابت ہوا کہ معاشرے میں مہینوں یا کسی اور ذریعہ سے شور کی آلودگی پھیلانے کا باعث بننا شریف النفس اور دیندار لوگوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَرَى الرَّجُلَ جَهِيْرًا رَفِيْعَ الصَّوْتِ، وَكَانَ يُجِبُّ أَنْ يَرَاهُ خَفِيْضَ الصَّوْتِ"²⁴

نبی کریم ﷺ پست اور معتدل آواز پسند فرماتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اسلام کے پیروکاروں کو دربار رسالت میں اونچی آواز میں بات چیت کرنے سے منع کیا گیا۔ مسلمانوں کو رسول کریم ﷺ کی مجلس میں اتنی اونچی آواز سے گفتگو کرنے سے منع کیا گیا۔ معلم انسانیت رسول کریم ﷺ سے پست اور دھیمی آواز میں بات کرنے کا حکم دیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّۦ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ"²⁵

ترجمہ: "اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔"

صاحب "الکشاف" مذکورہ بالا آیت قرآنی کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انکم اذا کلمتموه و هو صامت فایاکم والعدول عما نهیتم عنه من رفع الصوت، بل علیکم ان لا تبلغوا به الجهر الدائر بینکم، وان تتعمدوا في مخاطبته القول اللین المقرب من الهمس الذي یضاد الجهر، كما تكون مخاطبة المهيب المعظم"²⁶
اسلام میں تلاوت قرآن جیسی عبادت میں بھی پست آواز رکھنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ عبادت و ریاضت میں مصروف دوسرے افراد کی یکسوئی میں خلل واقع نہ ہو۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ، فَقَالَ: إِنِّي أَسْمَعُ مَنْ نَاجَيْتُ، قَالَ: ارْفَعْ قَلِيْلًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتِكَ، قَالَ: إِنِّي أَوْقِظُ الْوَسْطَانَ، وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ، قَالَ: اخْفِضْ قَلِيْلًا"²⁷

ترجمہ: "ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر سے فرمایا میں رات کو تمہارے پاس سے گزرا تو تم قرآن پڑھ رہے تھے اور آواز بہت دھیمی تھی حضرت ابو بکر نے عرض کیا میں سنا تا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آواز تھوڑی سی بلند کرو پھر حضرت عمر سے فرمایا میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم بھی پڑھ رہے تھے اور تمہاری آواز بہت بلند تھی حضرت عمر نے عرض کیا میں سونے والوں کو جگاتا ہوں اور شیطانوں کو بھگاتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذرا آہستہ پڑھا کرو۔"

نتیجہ بحث

صوتی آلودگی نے انسان اور اس کے ماحول کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ دن رات چلتی مشینیں، صنعتیں، گاڑیاں (موٹر سائیکل، بسیں، آٹورکسے، ہوائی جہاز، ریل گاڑیاں) ، اونچی آواز میں چلنے والے میوزیکل گانے، ٹیلی ویژن، لاؤڈ سپیکر وغیرہ کی آواز انسانی سکون اور صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ شور کی آلودگی سے انسان کے کام کرنے کی

²³ محمد بن جریر الطبری، جامع البیان فی تأویل القرآن، (مؤسسة الرسالة: 1420 هـ)، 20:146
²⁴ سلیمان بن أحمد الطبرانی، المعجم الكبير، (القاهرة: مكتبة ابن تيمية، 1415 هـ) حدیث: 7736

²⁵ القرآن، 2:49

²⁶ أبو القاسم محمود بن عمرو، الزمخشري، (بيروت: دار الكتاب العربي، 1407 هـ)، 4:352

²⁷ محمد بن عيسى، سنن الترمذي، أبواب الصلاة عن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، باب ما جاء في القراءة بالليل (مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، 1395 هـ)، حدیث: 447



صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ آواز کی آلودگی سے قلبی مسائل، اعصابی مسائل، ذہنی و دماغی مسائل، سماعت کے مسائل، سرکاشید درد، کانوں میں گھنٹیاں بچنا، نیند میں کمی، تھکاوٹ کا احساس وغیرہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آواز کی آلودگی نہ صرف انسان بلکہ دوسرے جانداروں پر بھی منفی اثرات ڈالتی ہے۔ سائنس و ٹیکنالوجی کے غیر مناسب اور غیر دانشمندانہ استعمال نے شور کی آلودگی کا مسئلہ پیدا کیا ہے۔ شور و غل سے ہر سنجیدہ فرد پریشان ہوتا ہے۔ اسلام میں بری اور اونچی آواز نکالنے والوں کو گدھے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ تعلیمات نبوی ﷺ کے عمیق مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مشینوں یا کسی اور ذریعہ سے شور کی آلودگی پھیلانے کا باعث بنا شریف النفس اور دیندار لوگوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ انسانی صحت کے تحفظ کی خاطر صوتی آلودگی کے سدباب کے لئے ضروری اقدامات اٹھانا ناگزیر ہیں۔

سفارشات و تجاویز

- 1- تعلیمات نبوی ﷺ اور جدید سائنس کی روشنی میں شور کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کی تگ و دو کی جائے۔
- 2- محافل، جلسوں اور دوسری تقریبات میں بلند آواز میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی لگائی جائے۔
- 3- میوزیکل کنسرٹس میں اونچی آواز میں موسیقی چلانے پر پابندی لگائی جائے۔
- 4- شادی بیاہ اور دیگر خوشیوں کے تقریبات میں بڑے پیمانے پر آتش بازی مکمل اجتناب کیا جائے تاکہ دوسرے لوگوں کا آرام و سکون متاثر نہ ہو۔
- 5- شور کی آلودگی سے بچنے کے لئے زیادہ آواز والے ہارن لگانے اور بجانے پر سخت کارروائی کی جائے۔ کاروباری مقاصد کے لئے لاؤڈ سپیکر اور ٹیپ ریکارڈرز کا استعمال کم سے کم کیا جائے۔
- 6- کارخانوں میں زیادہ آواز پیدا کرنے والی مشینوں کے استعمال کے بارے میں قانون سازی کی جائے۔
- 7- روزمرہ استعمال کی مشینوں میں آواز کنٹرول کرنے والے آلات (Anti-Noise Devices) لگائے جائیں۔
- 8- پریشہارن کے استعمال کے متعلق آگاہی مہم چلائی جائے تاکہ عام لوگ اور مریضوں کو شدید تکلیف و اذیت سے نجات مل سکے۔
- 9- پاکستان کے ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997 پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے تاکہ شور کی آلودگی پر پایا جاسکے۔
- 10- محض حکومتی اقدامات کی طرف نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ شور کی آلودگی کے سدباب کے لئے ہر فرد کو ایک جاندار کردار کرنا ہوگا۔